بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۹۸
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۳
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم یکشنبہ
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۳/۱۸	۱۸ ؍اخاء ۱۳۴۳ ہش ۔ ۱۳ ؍جمادی الثانی ۱۳۸۴ ھ ۔ ۱۸ ؍اکتوبر ۱۹۶۴ ء	نمبر ۲۴۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۷؍ اکتوبر بوقت ۱۰ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب بالخصوص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

اخبارِ احمدیہ

• ربوہ ۱۷؍ اکتوبر۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے محبتِ الٰہی کی اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات پر خطبہ دیا۔ آپ نے فرمایا اس انعام کا ملنا کہ اللہ تعالیٰ بندے سے محبت کرنے لگے اور یہ کہ بندہ کے دل میں اپنے خالق و مالک کی محبت پیدا ہو کر اس حد تک ترقی کرتی چلی جائے کہ وہ محض زبان سے ہی نہیں بلکہ اپنے اعمال سے محبتِ الٰہی کا ثبوت دینے لگے، اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم خدا تعالیٰ سے دعائیں کریں کہ وہ ہم سے محبت کرنے لگے۔ اور ہمارے دل میں بھی اس کی شدید محبت پیدا ہو جائے۔ اس کے لئے آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حسبِ ذیل جامع دعا کثرت کے ساتھ کرنے کی تلقین فرمائی:۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ ۔ وَحُبَّ مَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْکَ ۔ وَاجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ

یعنی اے اللہ تو مجھے اپنی محبت عطا فرما۔ اور اس کی محبت بھی عطا فرما جس سے تو محبت کرتا ہے اور مجھے ہر اس چیز کی محبت عطا کر جو مجھے تیرے قریب کر دے اور اپنی محبت کو میرے لئے ٹھنڈے پانی کی محبت سے بھی زیادہ مرغوب بنا دے۔

• ربوہ ۱۷؍ اکتوبر۔ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب گزشتہ کئی روز سے جار حمہ بخار سے سہمال بہت بیمار ہیں اور کمزور بہت ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت ڈاکٹر صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اس جماعت کے قیام سے اللہ تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ گمشدہ معرفت کو دوبارہ دنیا میں قائم کرے

پس تمہارا فرض ہے کہ حقیقی اصلاح کی طرف کامل اور انتھک کوشش کرو

”اپنے آپ کو کچھ سمجھنا ہی کا نام تکبر ہے اور اسی کی وجہ سے انسان دوسرے بھائی کو حقیر و ذلیل اور اپنے سے کمتر سمجھتا ہے اور اس پر لعنت کرتا ہے۔ مَیں یہ سب باتیں بار بار اس لئے کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا سے مفقود ہو گئی تھی اور وہ حقیقی تقویٰ و طہارت جو اس زمانہ میں پائے نہیں جاتے تھے دوبارہ اسے قائم کرے۔ عام طور پر تکبر دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ علماء اپنے علم کی شیخی اور تکبر میں گرفتار ہیں۔ فقراء کو دیکھو تو ان کی حالت اور ہی قسم کی ہو رہی ہے۔ ان کو اصلاحِ نفس سے کوئی بھی غرض نہیں۔ جس قدر مجاہدے اور ریاضتیں ان لوگوں نے خود تجویز کئے ہوئے ہیں وہ سب گمراہی اور بدعات ہیں اور صرف لفظ ہی لفظ اور جسم ہی جسم ہیں روحانیت کا نام و نشان ان میں نہیں۔ اس لئے ان کے مجاہدے اور ریاضتیں بھی کچھ اور ہی قسم کے ہیں جیسے ذکر آرہ وغیرہ جن کا پتہ چشمہ نبوت سے قطعاً نہیں چلتا۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ نفس کو پاک کرنے کی طرف ان کی توجہ ہی نہیں اور نہ یہ ان کے مصنوعی مجاہدے دل کو پاک کر سکتے ہیں اور نہ کوئی حقیقی نورِ معرفت کا ان سے حاصل ہو سکتا ہے۔ پس یہ زمانہ اس اصلی تقویٰ و طہارت سے اس وقت بالکل خالی پڑا تھا۔ طریق نبوی کو جو پاک ہونے کا ذریعہ تھا بالکل ترک کر دیا گیا۔ اب اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ وہ عہد نبوت اس زمانہ میں دوبارہ آوے اور وہی تقویٰ و طہارت پھر قائم ہو جاوے۔ اللہ تعالیٰ کی غرض اس جماعت سے یہ ہے کہ گمشدہ معرفت کو دوبارہ دنیا میں اس جماعت کے ذریعے قائم کرے۔ پس تمہارا فرض ہے کہ حقیقی اصلاح کی طرف کامل اور انتھک کوشش کرو مگر وہ کوشش اسی طرح پر ہو جس طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اپنی خود ساختہ تدابیر کو ان میں دخل نہ دو۔“ (تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ اکتوبر ۶۴ء

لا یمسّہٗ الّا المطہّرون

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اگرچہ ہر خطبہ اور تقریر اپنی جگہ شاہکار کی حیثیت رکھتی ہے لیکن بعض خطبات اور تقاریر تو ایسی ہیں جن کو چاہیئے کہ ہر احمدی حرزِ جاں بنالے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے ساتھ ان کو بھی زیر مطالعہ رکھے۔ اس ضمن میں یہ امر قابل توجہ ہے کہ جماعت کو چاہیئے کہ جلد از جلد آپ کے خطبات اور تقریروں کو کتابی صورت میں یکجا شائع کر دے۔ تاکہ احمدی اس بیش قیمت ذخیرہ کو اپنی لائبریریوں میں محفوظ کر لیں۔ فی الحال تاریخ وار جلدیں شائع ہونی چاہئیں مضامین کے لحاظ سے انتخابات بعد میں حسب ضرورت شائع کئے جا سکتے ہیں۔

خیر۔ آپ کا جو خطبہ الفضل مورخہ ۱۴/۱۰/۶۴ میں شائع ہوا ہے ہر احمدی پڑھ کر اس کی اہمیت کو سمجھ سکتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس خطبہ میں آیہ کریمہ

لا یمسّہٗ الّا المطہّرون

کی نہایت لطیف اور مفید تفسیر بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ یاددہانی کے لئے ہم یہاں اس کا کچھ حصہ پھر نقل کرتے ہیں:۔

"لا یمسّہٗ الّا المطہّرون کا کیا مطلب ہوا۔ اس کے متعلق لوگوں کو بہت سی مشکلات پیش آئی ہیں مگر خدا تعالیٰ نے مجھے اس کے نہایت لطیف معنی سمجھائے ہیں میرے نزدیک اس کے دو معنی ہیں۔

ایک معنی تو یہ ہیں کہ سچا اور حقیقی مس یہ ہوا کرتا ہے کہ اس چیز سے تعلق ہو جائے مثلاً محاورہ ہے فلاں کو تو فلاں مضمون سے مس ہی نہیں۔ باوجود اس کے کہ ایک لڑکا مدرسہ میں جاتا ہے پورا وقت کلاس میں بیٹھتا ہے مگر استاد اس کے متعلق کہتا ہے اسے تو فلاں مضمون سے مس ہی نہیں۔ گویا اس پر وہ طالب علم کہہ سکتا ہے کہ استاد کی یہ بات صحیح نہیں کیونکہ میں روز مدرسہ جاتا ہوں اس مضمون کی کتاب میرے ہاتھ میں ہوتی ہے پھر کیونکر مجھے اس مضمون سے مس نہیں۔ بات یہ ہے استاد کے کہنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اسے اس مضمون سے حقیقی لگاؤ نہیں۔ ان نتائج کو وہ حاصل نہیں کر سکتا جو اس مضمون کے پڑھنے سے حاصل ہوتے ہیں۔ تو لا یمسّہٗ الّا المطہّرون کے ایک معنی یہ ہیں کہ قرآن کریم اپنے ساتھ فوائد لایا ہے۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ جو میرے ساتھ تعلق پیدا کرے گا وہ قیامت کو ہی نجات پا سکے گا۔ اگر قرآن کا صرف یہی دعوےٰ ہو تو کوئی یہ کہہ سکتا ہے مرنے کے بعد اگر کوئی فائدہ نہ ہوا تو پھر کیا کریں گے۔ قرآن کریم نے اس سوال کو یوں حل کیا ہے کہ کہتا ہے میں اپنے ماننے والوں اور سچی تعلق پیدا کرنیوالوں کو اسی دنیا میں انعامات کا وارث بنا دیتا ہوں یہ ثبوت ہوگا اس بات کا کہ اگلے جہاں میں بھی قرآن کے ماننے والوں کو نجات حاصل ہوگی ۔۔۔۔ پس یہاں مس سے مراد ظاہری طور پر چھونا نہیں۔ ایک نجاست سے بھرا ہوا انسان بھی قرآن کو چھو لیتا ہے۔ اگر وہ مسلمان ہوگا تو گنہگار ہوگا۔ اور اگر کافر ہے تو وہ قرآن کو مانتا ہی نہیں۔ پس لا یمسّہٗ الّا المطہّرون کا مفہوم یہ ہے کہ قرآن کی برکات اس کے فضائل اور اس کی رحمتوں سے حصہ نہیں پاتے مگر مطہر لوگ۔ جو لوگ اس کی تعلیم پر عمل کرتے ہیں وہی اس کی برکات اور رحمتوں سے حصہ پاتے ہیں ایک معنے تو اس کے یہ ہیں ایک اور معنی ہیں علمی طور پر نہایت عظیم الشان ہیں اور وہ یہ ہیں کہ دنیا میں کئی ایک کتابیں پائی جاتی ہیں جو اس بات کی مدعی ہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی ہیں۔ ایسی کتابیں ہندوؤں۔ عیسائیوں۔ زرتشتیوں وغیرہ کی ہیں۔ اسی طرح قرآن کریم بھی مدعی ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر قرآن کو ان کتابوں پر کیا فضیلت ہے کہ ان کو چھوڑ کر اسے مانا جائے۔ وہ بھی اس بات کی دعویدار ہیں کہ خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہیں اور قرآن کریم کا بھی یہی دعوےٰ ہے اور ہمارے لئے تو اس لحاظ سے بھی مشکل ہے کہ قرآن نے تسلیم کیا ہے کہ خدا کی طرف سے دنیا کی ہدایت کے لئے کتابیں آتی رہی ہیں۔ اس طرح ان کتابوں کا پلہ بھاری ہو گیا کہ قرآن نے بھی ان کے آنے کی تصدیق کر دی۔ مگر ان کتابوں کے ماننے والے قرآن کو نہیں مانتے۔ اب سوال یہ ہے کہ ایسی صورت میں کونسی کتاب ماننی چاہیئے بظاہر قرآن کی اپنی تصدیق سے ان کتابوں کا درجہ بڑھ جاتا ہے۔

قرآن نے اس بات کے لئے کہ یہی کتاب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے جسے ماننا چاہیئے جو دلائل دئے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے جو اس آیت میں بیان ہے ۔۔۔۔۔ انسانی کتابوں میں تو یہ ہوتا ہے کہ گورنمنٹ ایک قانون بناتی ہے مگر اس قانون کو گورنمنٹ کی نسبت دوسرے زیادہ اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ کئی بار "پاؤنیر" اور "سول" نے لکھا ہے۔ مسٹر جناح قوانین سے زیادہ واقفیت رکھتے ہیں۔ اس لئے گورنمنٹ کے وزراء کو دبا لیتے ہیں۔ چونکہ گورنمنٹ کا قانون انسانی کلام ہوتا ہے اس لئے اس کا مخالف موافقین کی نسبت اس کی زیادہ باریکیاں سمجھ سکتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کا کلام جو برکت اور انعام کے طور پر نازل ہوتا ہے اسے خدا تعالیٰ سے تعلق نہ رکھنے والے زیادہ عمدگی سے سمجھ سکیں تو وہ برکت کہاں رہے گی۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں آسمانی کتاب کے پرکھنے کا گُر بتایا ہے آسمانی کتاب بطور رحمت برکت اور نعمت کے نازل ہوتی ہے۔ اگر غیر لوگ جنہوں نے اس کے احکام کا جوا اپنی گردنوں پر نہیں رکھا اس کے ماننے والوں سے زیادہ اس کی باریکیاں سمجھ لیں تو معلوم ہوا اس خزانے کو دوسرے لے گئے اس لئے فرمایا اس خزانے پر ایسے محافظ ہیں کہ یہ ماننے والوں کے لئے ہی کھلتا ہے دوسروں کیلئے نہیں کھلے گا۔ انجیل کو دیکھ لو اس کے مفسر وہی لوگ ہیں جنہیں انجیل کے مطابق روحانیت کے اعلیٰ مدارج حاصل نہیں ہیں۔ یہی حال ویدوں کا ہے مگر قرآن کریم کے علوم میں وہی لوگ آگے بڑھے جو تقوےٰ اور طہارت میں بھی اعلیٰ تھے۔ بعض علماء نے قرآن کریم کی جو تفسیریں لکھی ہیں آج مسلمان انہیں چھپائے پھرتے ہیں تاکہ غیر مذاہب کے لوگ ان کی بناء پر اعتراض نہ کریں لیکن صوفیا نے وہ وہ باتیں لکھی ہیں جو اس وقت دنیا کو معلوم نہ تھیں اور اب معلوم ہو رہی ہیں۔ پہلے کہا جاتا تھا کہ موجودہ دنیا کی عمر پانچ چھ ہزار سال ہے مگر ابن عربی نے کہا مجھے کشف میں بتایا گیا ہے کہ کئی لاکھ سال سے یہ دنیا ہے اور کئی لاکھ سال سے یہ بنتی چلی آ رہی ہے۔ اب یورپین لوگ ایوولیوشن تھیوری کے ماتحت یہی مان رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم نے یہ تھیوری ایجاد کی۔ حالانکہ اس کے اصل موجد ابن عربی ہیں۔

اسی طرح ظاہری علماء یہ کہتے رہے کہ غیر تو غیر جو مسلمان بھی دوزخ میں جائے گا پھر وہ نہیں نکلے گا مگر ابن عربی کہتے ہیں خدا کی رحمت اتنی وسیع ہے کہ شیطان بھی ہمیشہ ہمیش کے لئے دوزخ میں نہیں رہے گا اور قرآن کریم بھی یہی کہتا ہے۔ پھر عام مفسر تو کہتے رہے کہ سورۃ نجم کی آیات میں شیطان نے یہ فقرات داخل کر دئے تھے۔

"تلک الغرانیق العلی وان شفاعتھن لترتجی" کہ کچھ دیویاں ایسی ہیں جن کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے۔ یہ شرک کا کلام شیطان نے (نعوذ باللہ) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان پر قرآن کریم پڑھتے ہوئے جاری کر دیا۔ پھر کہتے ہیں سورۃ حج کی ایک آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسے رد کر دیا گیا ہے لیکن ان کے مقابلہ میں ابن عربی نے اس آیت کے یہ معنے کئے ہیں کہ شیطان انبیاء کے راستہ میں روڑے اٹکاتا ہے اور خدا تعالیٰ ان کو دور کر دیتا اور نبی کو کامیاب کر دیتا ہے۔

غرض ایک ایک بات صوفیا کی دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح انہوں نے بالکل صحیح اور درست لکھی اسی سلسلہ میں اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ آج جو ترقیات فلسفہ اخلاق۔ تاریخ وغیرہ کی بیان کی جاتی ہیں۔ یہ سب کچھ پہلے قرآن کریم میں بیان ہو چکی ہیں اور عجیب بات یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فلسفہ اخلاق کی ایسی تھیوریاں بیان کی ہیں کہ پہلے لوگ ان کے خلاف تھے لیکن اب امریکہ والوں نے وہ باتیں لکھی ہیں تو ان کی بڑی تعریف کی جا رہی ہے حالانکہ ان سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ باتیں نہایت وضاحت سے لکھ دی ہیں۔"

اس طرح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ لا یمسّہٗ الّا المطہّرون کے دو معنی ہیں۔ ایک یہ کہ جو لوگ قرآن پر غور کرتے ہیں وہی لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور دوسرے یہ کہ صرف وہی لوگ اس کے معنوی حقیقتوں کو پا سکتے ہیں جو "مطہر" ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے آغاز میں ہی فرما دیا ہے کہ

ذٰلک الکتٰب لا ریب فیہ ھدًی للمتقین الّذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلٰوۃ ومما رزقنٰھم ینفقون۔ والّذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاٰخرۃ ھم یوقنون۔ اولٰٓئک علٰی ھدًی من ربھم واولٰٓئک ھم المفلحون۔

ظاہر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو تفسیر آیہ کریمہ کی فرمائی ہے وہ قرآن کریم کے بنیادی اصول کے مطابق ہے جس کا ذکر شروع ہی میں اللہ تعالیٰ نے کر دیا ہے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہٗ لحافظون کا مطلب یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ "مطہر" لوگ پیدا کر کے قرآنی تعلیمات کی تجدید و احیا کرتا رہے گا۔ دراصل ایسے لوگ ہی قرآن کریم کی صحیح تفسیر کر سکتے ہیں ورنہ جو لوگ اسلام کو اپنا خواہشاتی کھیل بنانا چاہتے ہیں وہ ان تعلیمات کی حقیقت سمجھنے سے قاصر ہیں اسلئے وہ اپنی خواہشاتی ضرورت کے مطابق قرآن کریم کے معنی کر لیتے ہیں جیسا کہ علامہ اقبال مرحوم نے فرمایا ہے کہ

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں

سیالکوٹ میں کامیاب تربیتی اجتماع

بزرگانِ سلسلہ و علمائے کرام کی ایمان افروز تقاریر

(مکرم سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ مقیم سیالکوٹ)

جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کے عہدیداران ۔ زعمائے مجالس انصار اللہ اور قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کا مشترکہ دو روزہ تربیتی اجتماع جامع مسجد احمدیہ میں مورخہ ۱۰، ۱۱ر اکتوبر ۱۹۶۲ء کو منعقد ہوا ۔ معززین کے علاوہ اس اجتماع میں سلسلہ کے متعدد بزرگان اور بیرونی اضلاع کے کئی امراء ۔ اور سامعین میں عہدیداران ضلع کے علاوہ دیگر سینکڑوں مرد ۔ عورتیں اور بچے بھی بیرون جات سے شریک ہوئے ۔ اور مقامی احباب نے بھی خاطر خواہ فائدہ اٹھایا ۔

پہلا اجلاس :- ۱۰ر اکتوبر کو بروز ہفتہ پہلا اجلاس مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ سیالکوٹ کی صدارت میں تقریباً ½ ۹ بجے سے ½ ۱۲ بجے تک ہوا ۔ جو حافظ برکت علی صاحب کی تلاوت سے شروع ہوا ۔ مکرم بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے افتتاحی تقریر میں احباب کو جلسہ سے صحیح معنوں میں استفادہ کرنے کی تحریک کی ۔ مکرم حکیم سید پیر احمد صاحب صحابی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے روح پرور واقعات سنائے ۔ خاکسار سید احمد علی مربی انچارج ضلع سیالکوٹ نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کا عشق" کے موضوع پر تقریر کی ۔ اور ثابت کیا کہ حضورؑ کو آنحضرت صلعم سے سب سے زیادہ عشق تھا ۔ مکرم گیانی واحد حسین صاحب مربی سلسلہ نے "اسلام میں عورت کا مقام" کے موضوع پر دلچسپ پیرایہ میں تقریر فرمائی ۔ مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال ربوہ نے جماعت کو مالی قربانیوں کے سلسلہ میں ان کے فرائض سے آگاہ کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش کہ چندہ عام ۲۵ لاکھ روپیہ تک پہنچ جائے کو پورا کرنے کی تلقین دلنشین پیرایہ میں کی ۔ صدر صاحب کے اختتامی ریمارکس کے ساتھ یہ اجلاس ختم ہوا ۔ اس اجلاس میں عزیزم مبارک احمد صاحب ۔ مکرم صوفی محمد عبداللہ صاحب اور عزیزم فلاح الدین صاحب تبسم نے نظموں سے حاضرین کو محظوظ کیا ۔

دوسرا اجلاس :- کھانا اور ظہر و عصر کی نمازیں ادا کرنے کے بعد دوسرا اجلاس زیر صدارت مکرم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب بار ایٹ لاء امیر جماعت احمدیہ لاہور تین بجے سے سوا پانچ بجے شام تک منعقد ہوا ۔

مکرم حاجی محمد یعقوب صاحب نے تلاوت کی بعد ازاں مکرم عبدالسلام صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں نے کالج مذکور کی اہمیت بتا کر احباب کو مالی تعاون کے علاوہ اپنے بچوں کو اس کالج میں داخل کرانے کی تحریک کی اور پھر خاکسار سید احمد علی مربی انچارج ضلع سیالکوٹ نے "جماعت احمدیہ کے عقائد" کے موضوع پر تقریر کی ۔ اور ثابت کیا کہ دراصل یہی عقائد اسلامی تعلیم کے عین مطابق ہیں ۔ مکرم صدر صاحب کی نصائح کے ساتھ یہ اجلاس ختم ہوا ۔ اس اجلاس میں مکرم ماسٹر محمد انور صاحب ۔ مولوی عبدالعزیز صاحب اور عزیز عبدالرحیم صاحب خالد نے نظمیں پڑھیں ۔

تیسرا اجلاس :- یہ اجلاس مکرم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ ۔ صدر نگران بورڈ کی صدارت میں تقریباً ½ ۸ بجے سے ساڑھے دس بجے شب تک جاری رہا ۔ تلاوت قرآن کریم مولوی عبدالعزیز صاحب نے کی ۔ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائی کورٹ مغربی پاکستان نے "عہد حاضرہ میں جماعت احمدیہ کی ذمہ داری" کو دلکش پیرایہ میں بیان کیا ۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد نے "جماعت احمدیہ کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ" کے زیر عنوان متعدد اعتراضات کے جوابات دیئے ۔

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم وقف جدید نے حاضرین سے خطاب فرماتے ہوئے تمام احباب جماعت کو اپنے اعلیٰ اخلاق کے ذریعہ احمدیت کا نمونہ بننے کی تلقین دلنشین رنگ میں فرمائی ۔

۱۱ر اکتوبر :- صبح کو درس قرآن کریم کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت مجلس اطفال الاحمدیہ شہر سیالکوٹ کی ایک خصوصی تقریب منعقد ہوئی ۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد عزیزم ولی احمد صادق نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تقریر کی جسے حاضرین نے بہت پسند کیا ۔ پھر مکرم مبشر احمد صاحب بیال ناظم اطفال نے مجلس اطفال الاحمدیہ سیالکوٹ کی کارروائی کی مفصل رپورٹ پیش کی ۔ پھر بچوں نے سوال و جواب کے رنگ میں دلچسپ مکالمہ پیش کیا ۔ آخر پر صاحبزادہ صاحب محترم نے قیمتی اور مؤثر نصائح سے احباب کو مستمتع کیا ۔

پہلا اجلاس :- یہ اجلاس مکرم شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائیکورٹ مغربی پاکستان کی صدارت میں ۹ بجے سے ایک بجے دوپہر تک جاری رہا ۔ تلاوت مکرم حافظ برکت علی صاحب نے کی ۔ اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سابق مبلغ مشرقی افریقہ نے "جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات مغربی ممالک میں" کے موضوع پر تقریر فرمائی ۔

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ کی اسٹیج پر تشریف آوری پر احباب نے نعرہ ہائے تکبیر سے خوشی کا اظہار کیا ۔

صاحبزادہ صاحب موصوف نے "وقف کی اہمیت" واقعات و حالات کی روشنی میں بتا کر ہر احمدی کو عملی رنگ میں واقف زندگی بننے کی تلقین فرمائی ۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد لنڈن نے "اسلام کے احسانات عیسائی دنیا پر" بتاتے ہوئے عیسائی عقائد کی خرابی اور اسلام کی برتری ثابت کی ۔ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ نے "خلافت کی برکات" پر تقریر کی ۔ اور بتایا کہ تمام دنیا پر اسلام کو غالب کرنے کیلئے امام سے وابستگی اہم ذریعہ ہے ۔ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ نے "جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ سے خطاب" کر کے ضلع کی جماعتوں کی مالی پوزیشن بتا کر احباب کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی ۔ اور پھر صدر صاحب نے اہم نصائح کے بعد اجلاس کے اختتام کا اعلان کیا ۔ اس اجلاس میں ماسٹر محمد انور صاحب ۔ چوہدری شبیر احمد صاحب اور مکرم ثاقب زیروی صاحب نے حاضرین کو منظوم کلام سے محظوظ کیا ۔

دوسرا اجلاس :- یہ اجلاس زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پونے چار بجے سے ½ ۵ بجے شام تک ہوا ۔ جس کے لئے شہر کے بعض معززین کو جلسہ پر دعوتی کارڈز کے ذریعہ مدعو کیا گیا تھا ۔ مولوی عبدالعزیز صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور مکرم ثاقب صاحب زیروی نے نبی کریم صلعم کی مدح میں نظم پڑھی ۔ جس کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے "مسلمانوں کے عروج و زوال کے اسباب" بیان فرما کر اسلام کی آئندہ ترقی کے ذرائع پر روشنی ڈالی ۔ اور مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے اصحاب سے بے نظیر محبت" کے موضوع پر تقریر کی ۔ مکرم صدر صاحب کے قیمتی ارشادات کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا ۔

نماز مغرب و عشاء کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے تحریک جدید کے ذریعہ بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کے کارناموں کو تصاویر کے ذریعہ دکھاتے ہوئے تقریر کی ۔

تیسرا اجلاس :- اس اجتماع کا آخری اجلاس آٹھ بجے شب ½ ۱۰ بجے تک مکرم کرنل چوہدری نظام الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حلقہ پنج گرائیں کی صدارت میں منعقد ہوا ۔ حافظ برکت علی صاحب کی تلاوت اور ماسٹر محمد انور صاحب کی نظم کے بعد مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام قرآن و حدیث کی روشنی میں واضح کیا ۔

مکرم گیانی واحد حسین صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں "اتحاد بین المسلمین اور مذہبی رواداری" کے ذرائع عام فہم طریق سے بیان کئے ۔ اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے نماز باجماعت کے فوائد اور برکات واضح کئے ۔

آخر پر مکرم بابو قاسم الدین صاحب نے علمائے کرام اور حاضرین اور تمام کارکنان اور مہمان حضرات کا شکریہ ادا کیا اور اس اجتماع میں جو علمی اور عملی اور روحانی ترقی کے امور بیان کئے گئے ۔ ان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عمل کرنے کی تحریک کی ۔ کہ یہی اس اجتماع کی اصل غرض ہے ۔ دعا کے ساتھ یہ دو روزہ جلسہ اختتام پذیر ہوا ۔

اس جلسہ کے لئے خوراک ناشتہ اور آلہ نشر الصوت کا خاطر خواہ انتظام تھا ۔ دعا ہے کہ مولا کریم اس اجتماع کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے ۔ اور جن احباب نے مہمانوں کی خدمت اور تواضع میں حصہ لیا ان کو اور بالخصوص مکرم بابو فضل الدین صاحب ریٹائرڈ کو مولا کریم جزائے خیر بخشے ۔ آمین ثم آمین

مخلوق کی ہمدردی

"ابنائے جنس اور مخلوق خدا کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے ۔ جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے ۔ دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شئے ہے ۔ اور اس آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے ۔"

(حضرت مسیح موعودؑ)

نقد و نظر

حیاتِ قمر الانبیاءؓ

مولفہ :- محترم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی ــــــ حجم :- ۲۸۲ صفحات
ناشر :- محمد احمد اکیڈمی رام گلی نمبر ۳ لاہور ــــــ قیمت ۳ روپے فی نسخہ

زیر نظر کتاب قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سب سے پہلی سوانح عمری ہے جو کتابی شکل میں طبع ہو کر منظرِ عام پر آئی ہے۔ اس کے مؤلف ملک کے نامور صاحب قلم محترم جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی ہیں اور اسے محمد احمد اکیڈمی رام گلی نمبر ۳ لاہور نے بہت دیدہ زیب ٹائیٹل اور رنگین غلاف کے ساتھ شائع کیا ہے۔

سرسری مطالعہ سے جو بات عیاں ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ فاضل مؤلف نے قریباً تین صد صفحات کی اس دل آویز کتاب میں حضرت قمر الانبیاءؓ کے سوانح حیات۔ آپ کے عظیم الشان کارناموں اور آپ کی گرانقدر تصانیف پر سلیس زبان اور دلکش اسلوب بیان میں ایسی عمدگی سے روشنی ڈالی ہے کہ ایک دفعہ شروع کرنے کے بعد کتاب ہاتھ سے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ اس پر مستزاد یہ کہ حضرت قمر الانبیاءؓ کی متعدد غیر مطبوعہ تحریرات کو بھی اس میں جگہ دی گئی ہے۔ کتاب کا یہ حصہ "سیرۃ المہدی حصہ چہارم" کی انیس[19] نہایت ہی ایمان افروز غیر مطبوعہ روایات کے علاوہ اُن ۳۵ مکتوبات پر مشتمل ہے جو حضرت قمر الانبیاءؓ نے مختلف اوقات میں خود مؤلف کے نام تحریر فرمائے۔ کتاب باوجود مختصر ہونے کے جامعیت کی حامل ہے۔ اور فی الحقیقت یہی اس کی سب سے بڑی خوبی ہے۔ پھر اندازِ بیان اتنا سہل اور دلکش ہے کہ کم تعلیم یافتہ مستورات اور بچے بھی اس سے باسانی استفادہ کر سکتے ہیں۔

کتاب حضرت قمر الانبیاءؓ کے ایک عمدہ فوٹو اور آپ کی ایک قلمی تحریر کے عکسی بلاک سے مزین ہے۔

قیمت تین روپے فی نسخہ ہے اور محمد احمد اکیڈمی رام گلی نمبر ۳ لاہور سے مل سکتی ہے۔

صدر و سیکرٹری صاحبان توجہ فرمائیں

تمام سیکرٹری صاحبان اس ضروری امر کو مدنظر رکھیں کہ حصہ آمد کی رقوم بھجواتے وقت تفصیل کی نقل دفتر بہشتی مقبرہ کو بھی براہ راست بھجوا دیا کریں۔ صدر صاحبان اپنے طور پر اس بات کا التزام فرمائیں کہ حصہ آمد کی تفصیل کی نقل دفتر ہذا کو بھی باقاعدہ پہنچتی رہے۔ تفصیل مندرجہ ذیل کوائف کے مطابق ہونی چاہئے۔

(۱) موصی صاحبان کا نام مع وصیت یا مثل نمبر
(۲) اگر موصی کا وصیت نمبر یا مثل نمبر معلوم نہ ہو تو اُس کی ولدیت۔ شادی شدہ عورت ہونے کی صورت میں اس کی زوجیت۔ (۳) رقم حصہ آمد کی ہے یا حصہ جائیداد۔
(۴) تاریخ و نمبر رسید منی آرڈر۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

گمشدہ رسید بک

رسید بک $\frac{11253}{5-1}$ گم ہو گئی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ کوئی دوست رسید بک ہذا پر چندہ ادا نہ کرے۔ اگر کسی صاحب کو رسید بک ہذا ملے یا اس کے متعلق کوئی علم ہو تو نظارت بیت المال کو مطلع کر دیا جائے۔ (نائب ناظر بیت المال ربوہ)

پتہ درکار ہے

کلکتہ سے میری حقیقی ہمشیرہ خالدہ بیگم اہلیہ شیخ مشتاق احمد صاحب ولد شیخ محمد صدیق صاحب مرحوم سوداگر کا مجھے عرصہ سے کوئی علم نہیں ہے۔ اور میں بڑی پریشان ہوں۔ اگر کسی کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو وہ مجھے اطلاع دے کر ممنون فرماویں۔

(اہلیہ شیخ عبید اللہ صاحب معرفت شیخ عبید اللہ صاحب سیکشن آفیسر (جیل) ہوم ڈیپارٹمنٹ سول سیکرٹریٹ لاہور)

دفتر ملٹری اکاؤنٹنٹ جنرل میں ضرورت :-

اپر ڈویژن کلرک تنخواہ ۱۳۵-۷-۱۷۰-۱۰-۲۴۰-۱۵-۳۱۵

شرائط :- گریجوایٹ۔ عمر ۱/۶۲-۳۱ کو ۱۸ تا ۲۸۔ لوئر ڈویژن کلرک، تنخواہ ۱۱۰-۵-۱۵۰-۶-۱۸۰

شرائط :- میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ ٹائپ سپیڈ ۳۵۔ درخواستیں معرفت دفتر روزگار ۱/۶۲-۳۱ تک بشمول مصدقہ نقول سندات بنام ملٹری اکاؤنٹنٹ جنرل راولپنڈی۔ (پ-پ ۱۲/۶۲-۱۱)

(ناظر تعلیم)

نظارتِ تعلیم کے اعلانات

انسٹرکٹر ٹریننگ کورس :-

عرصہ ٹریننگ ۲۶ ہفتے از ۱۱/۶۲-۲۔ وظیفہ ۵۰/- ماہوار۔ فیلڈس (۱) ڈرافٹنگ۔ (۲) جنرل الیکٹریسٹی۔ (۳) مشین شاپ پریکٹس۔ (۴) مشین ووڈ ورک۔ (۵) ریڈیو ٹیکنالوجی۔ (۶) آٹو ڈیزل۔ (۷) ویلڈنگ اینڈ شیٹ میٹل ورک۔

شرائط :- (۱) میٹرک (۲) ٹریڈ یا اپرنٹس شپ سرٹیفکیٹ یا چار سالہ تجربہ ٹریڈ۔ (۳) عمر ۱۸ تا ۲۴

درخواستیں مجوزہ فارم میں ۲۳/۱۱/۶۲ تک بنام پرنسپل ٹیکنیکل ٹریننگ سینٹر نمبر ۱۳ ناظم آباد کراچی نمبر ۳۳۔ فارم ۵۰ پیسے کی ٹکٹوں والا بڑا لفافہ اور ایک روپیہ کا پوسٹل آرڈر بھیج کر طلب ہو۔ (پ-ٹ ۱۰/۶۲-۱۱)

مینیجمنٹ ٹرینیز :-

عرصہ ٹریننگ تین چار سال۔ تنخواہ ۳۰۰/- ماہوار۔ اسسٹنٹ مینیجر ہونے پر تنخواہ ۳۵۰ تا ۷۵۰۔ شرائط :- گریجوایٹ (کیمسٹری۔ فزکس و ریاضی) سیکنڈ ڈویژن۔ درخواستیں ۱/۶۲-۲۵ تک بنام دی پاکستان سیکیورٹی پرنٹنگ کارپوریشن پی او بکس نمبر ۳۷۰۸ کراچی۔ (پ-ٹ ۱۰/۶۲-۱۱)

آرمی ریگولر کمیشن شارٹ پی ایم اے کورس (ٹیکنیکل برانچز)

ٹریننگ ۷ ماہ پاکستان ملٹری اکاڈمی۔ کمیشن ملنے پر عہدہ سیکنڈ لفٹیننٹ۔ تنخواہ کیڈٹ ۱۵۰/- ماہوار۔ راشن سرکاری۔ کمیشن ملنے پر ۵۰۰/- ماہوار کمیشن الاؤنس ۷۰۰/- برائے انجینئرنگ گریجوایٹ۔

شرائط :- برائے (۱) انجینئرز۔ (۲) الیکٹریکل و مکینیکل انجینئرز۔ ڈگری الیکٹریکل یا مکینیکل عمر ۲۰ تا ۲۶
برائے (۳) سگنلز۔ ایم ایس سی (فزکس) عمر ۲۰ تا ۲۴
برائے (۴) آرمی ایجوکیشن کور۔ ایم اے انگلش یا ریاضی یا ایم ایس سی فزکس فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن۔ عمر ۲۰ تا ۲۸

درخواستیں :- ۱۱/۶۲-۲۶ تک بنام جی ایچ کیو۔ اے جیز برانچ۔ پی اے ڈائرکٹریٹ پی اے ۳ (بی) راولپنڈی۔ فارم نزدیک ترین دفتر بھرتی یا ڈگری کالج سے۔ (پ-ٹ ۱۰/۶۲-۱۱)

داخلہ پی اے ایف پبلک سکول لوئر ٹوپہ :-

یہ سکول لڑکوں کو پاکستان ایئر فورس میں کمیشن افسر بننے کے لئے تیار کرتا ہے۔ ان کو بورڈ آف انٹرمیڈیٹ و سیکنڈری سکول ایجوکیشن لاہور کا امتحان میٹرک دلایا جاتا ہے۔ فارغ التحصیل ہونے پر انہیں پی اے ایف جی ڈی (پی) برانچ میں کمیشن کے لئے بطور کیڈٹ داخل ہونا لازم ہوتا ہے۔ امتحان داخلہ ۱۱/۶۲-۱۵ کو انگلش و حساب۔

شرائط۔ ساتویں جماعت پاس۔ عمر ۱۱/۶۲-۱۵ کو ۱۲ تا ۱/۲-۱۳۔ جن کا امتحان دسمبر ۶۲ء میں ساتویں کا ہونے والا ہے وہ بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ درخواستیں ۱۱/۶۲-۵ تک نزدیکی دفتر بھرتی سے لیں (پ-ٹ ۹/۶۲-۱۱)

ریلوے میں ضرورت سٹینو ٹائپسٹس :-

اسامیاں ۱۴۔ تنخواہ ۱۷۵ - ۳۷۵ - علاوہ ازیں الاؤنسز۔ شرائط :- میٹرک۔ عمر ۱/۶۲-۳۱ کو ۱۸ تا ۲۵ سپیڈ شارٹ ہینڈ ۱۰۰ تا ۱۲۰۔ ٹرانس کرپشن ۳۰ تا ۴۰۔ فارم قیمتی ایک روپیہ میں درخواستیں ۱۱/۶۲-۳۱ تک بنام وائس چیئرمین (پرسانل) پی ڈبلیو آر۔ ہیڈکوارٹرس آفس۔ ایمپریس روڈ۔ لاہور

مستقل کمیشن پاکستان نیوی :-

ایگزیکٹو وسپلائی برانچز پاکستان نیوی میں بطور کیڈٹ داخلے کا امتحان ۱۲/۶۲-۲ تا ۱۲/۶۲-۵ کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی و پشاور میں۔ شرائط :- انٹرمیڈیٹ (فزکس و ریاضی) یا سینئر کیمبرج (سائنس و ریاضی) غیر شادی شدہ۔ فارم درخواست ایجوکیشن ڈائرکٹریٹ نیول ہیڈکوارٹرس کراچی سے یا اے جیز برانچ جنرل ہیڈکوارٹرس راولپنڈی سے یا آرمی و نیوی کے دفاتر بھرتی کراچی۔ لاہور کینٹ۔ راولپنڈی کینٹ۔ پشاور کینٹ۔ درخواستیں پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۱/۶۲-۴۔ (پ-ٹ ۱۰/۶۲-۹)

ریلوے میں درجہ اوّل ٹائپسٹ کلرکوں کی ضرورت :-

اسامیاں ۴۰۔ تنخواہ ۱۱۵-۵-۱۷۵ نیز الاؤنسز۔ شرائط :- میٹرک سیکنڈ ڈویژن ٹائپ سپیڈ ۳۰۔ عمر ۱۱/۶۲-۵ کو ۱۸ تا ۲۵۔ درخواستیں ایک روپیہ قیمتی فارم میں ۱۱/۶۲-۵ تک بنام ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر۔ لاہور۔ (پ-ٹ ۱۰/۶۲-۱۴)

بے کار میٹرک پاس نوجوانوں کو مشورہ :-

کالجوں اور پولی ٹیکنک اداروں میں داخلے ہو چکے ہیں۔ اب وقت ہے کہ آپ روزانہ انگریزی اخبار کا مطالعہ کریں۔ ہجوں کی مشق کریں۔ اور ٹائپ شارٹ ہینڈ سیکھیں۔ جگہ جگہ سکھانے والے موجود ہیں۔ سیکھے ہوئے سٹینو ٹائپسٹ لگتے ہیں۔ اور بہت ترقی کرتے ہیں۔ عموماً ۱۷۵ تا ۳۷۵ تنخواہ پاتے ہیں یہ ایک فن ہے۔ جس میں مشق سے مہارت پیدا ہوتی ہے۔ آئے دن سٹینو ٹائپسٹوں کی مانگ نکلتی رہتی ہے ان کے لئے سرکاری و غیر سرکاری دفاتر و اداروں میں اسامیاں ہوتی ہیں۔ پس اپنا مستقبل بنانے کی طرف توجہ مبذول کریں۔ (ناظر تعلیم)

اسلام کی عدیم المثال رواداری کی تعلیم اور اس کے عملی نمونے

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

۳

اسی طرح تاریخ سے ثابت ہے کہ غیر اقوام کے افراد کو جنگی افسر بھی مقرر کیا جاتا تھا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایرانیوں کو بھی فوجی افسر مقرر کیا گیا۔ ان میں سے بعض کے نام بھی تاریخ میں موجود ہیں۔ علامہ شبلی نے چھ فوجی افسروں کے نام یہ لکھے ہیں

"سیاہ۔ خسرو۔ شہریار۔ شیرویہ۔ شہرویہ۔ افرودین"

(الفاروق حصہ دوم صفحہ ۱۰۶)

ان افسروں کو تنخواہیں بھی سرکاری خزانہ سے ملتی تھیں اور Pay Roll میں ان کا نام تھا۔ چاروں خلفاء کے بعد حضرت معاویہؓ کے متعلق تاریخ سے ثابت ہے کہ ان کے زمانہ میں ایک عیسائی ابن آثال نامی وزیر خزانہ تھا۔

(تاریخ عرب مصنفہ پروفیسر ہٹی ایڈیشن پنجم صفحہ ۱۹۶)

عباسی خلافت کے زمانہ میں باقاعدہ منظم حکومت قائم کی گئی۔ اور مختلف قوموں اور علاقوں کے نمائندوں کی ایک کونسل آف سٹیٹس مقرر کی گئی۔ اس کونسل آف سٹیٹس میں عیسائی، یہودی، صابی اور زرتشتی بھی شامل تھے۔

A Short History of The Saracens by Amir Ali (p. 274/275)

اس زمانہ میں ایک عیسائی وزیر جنگ بھی مقرر کیا گیا۔ چنانچہ عباسی خلیفہ معتضد کا وزیر جنگ ایک عیسائی تھا۔ جس کا نام صابی تھا۔ (تاریخ عرب مصنفہ پروفیسر ہٹی ایڈیشن پنجم صفحہ ۳۵۵)

عباسی خلیفہ المتقی کا بھی ایک عیسائی وزیر تنوخی نام کا تھا (تاریخ عرب مصنفہ پروفیسر ہٹی ایڈیشن پنجم صفحہ ۳۵۵) بویہ خاندان کے ایک بادشاہ عضدالدولہ کا بھی ایک عیسائی وزیر نصر بن ہارون تھا (تاریخ عرب مصنفہ پروفیسر ہٹی ایڈیشن پنجم صفحہ ۳۵۵)

سپین کی حکومت کے متعلق بھی تاریخ سے ثابت ہے کہ اس میں قاضی القضاۃ تک کا عہدہ بھی غیر مذاہب والوں کو دیا جاتا تھا۔ چنانچہ عبدالرحمٰن ثالث بادشاہ سپین کے بیٹے الحکم ثانی کے زمانہ میں ایک عیسائی ولید بن خیزران کو قرطبہ میں حکومت کا جج مقرر کیا گیا۔ (تاریخ عرب مصنفہ پروفیسر ہٹی ایڈیشن پنجم صفحہ ۵۳۲)

اسی طرح عبدالرحمٰن ثالث بادشاہ سپین کا ایک یہودی وزیر تھا۔ جس کا نام ربی حسدائی شپروت تھا (تاریخ عرب مصنفہ پروفیسر ہٹی صفحہ ۵۲۲) اسی طرح تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ سپین میں بھی ایک کونسل آف سٹیٹ مقرر کی گئی تھی جس کے ممبر غیر مسلم بھی ہوتے تھے۔ چنانچہ ایک عیسائی گومز بن انتھنی (Gomez son of Antony) بھی اس کونسل آف سٹیٹ کا ممبر تھا۔ اور بادشاہ عبدالرحمٰن ثالث نے ایک بڑی سیاسی میٹنگ میں جس کے لئے تمام سپینش بشپ بلائے گئے تھے۔ اسی بیماری کی وجہ سے اس کو اپنا قائمقام بنا کر بھیجا۔ اور اسے ریذیڈنٹ مقرر کیا۔

(A Short History of The Saracens by Amir Ali p. 488)

اسی طرح سموئل بن نغرلت ایک عیسائی اسلامی حکومت غرناطہ میں وزیر مقرر کیا گیا (اخبار اندلس جلد سوم صفحہ ۱۲۶)

سکاٹس کی "تاریخ اندلس" میں یہ بھی لکھا ہے کہ جب بادشاہوں کو کوئی اہم سفارت بھیجنی ہوتی تھی تو وہ متعدد یہودیوں کو بھیجا کرتے تھے۔ (اخبار اندلس جلد سوم ترجمہ از خلیل الرحمٰن صاحب صفحہ ۱۲۵)

مصر کی فاطمی حکومت میں بھی غیر مسلموں کو بڑے بڑے درجے دیئے جاتے تھے۔ چنانچہ فاطمی بادشاہ العزیز کے زمانہ میں ایک عیسائی عیسیٰ بن نسطور کو وزیر بنایا گیا۔ (تاریخ عرب مصنفہ پروفیسر ہٹی ایڈیشن پنجم صفحہ ۶۲۱) اسی طرح تاریخ سے یہ بھی ثابت ہے کہ بہت سے فاطمی بادشاہوں کے وزراء عیسائی اور یہودی ہوا کرتے تھے۔

(A Short History of Saracen by Amir-Ali (P. 413)

ہندوستان میں سب سے زیادہ بدنام اورنگ زیب ہے۔ لیکن اورنگ زیب کے متعلق تاریخ سے ثابت ہے کہ وہ سیاسی معاملات میں کسی قسم کا امتیاز اور فرق کرنا جائز نہیں سمجھتا تھا اور دلیل یہی دیا کرتا تھا کہ قرآن کریم میں صاف حکم ہے کہ

لکم دینکم ولی دین

چنانچہ ایک دفعہ اس کے پاس درخواست کی گئی کہ ذمیوں کو کلیدی عہدوں سے الگ کیا جائے۔ اس پر اس نے جواب دیا کہ مذہب کا دنیوی معاملات سے کوئی تعلق نہیں۔ اور اس قسم کے معاملات میں تعصب کو کوئی دخل نہیں ہونا چاہیئے۔ پھر اس نے یہ آیت پڑھی کہ

لکم دینکم ولی دین

پھر اس نے کہا کہ اگر ہم اس درخواست کو تسلیم کر لیں۔ تو پھر ہمیں تمام راجوں اور ان کی رعایا کو قتل کر دینا چاہیئے۔

Preachings of Islam by Sir Thomas Arnold. (Page 214)
Anecdotes Aurangzeb by Sir Jhadhu and Circar P.P. 97-100

اسی طرح عالمگیر کے ایک فرمان کا یہ فقرہ ہے کہ:۔

"حکومت کے عہدے قابلیت کے اصول پر دیئے جائیں۔ کسی اور خیال کے ماتحت نہ دیئے جائیں۔"

(Preachings of Islam by Sir Thomas Arnold (Page 214)

پھر مغلیہ حکومت کے متعلق ایک اور مصنف لکھتا ہے کہ:۔

"بنگال کا حکومتی مذہب اسلام ہے لیکن ملازمتوں کا یہ حال ہے کہ ایک مسلمان کے مقابلہ میں سو ہندو ہے۔ اور تمام سرکاری عہدے اور اعتبار کی جگہیں دونوں قوموں سے چنی جاتی ہیں"

(A New Account of The East Indies Vol 2 Page 14)

اور یہ تو ہر شخص جانتا ہے کہ مغلیہ حکومت نے ہندو کمانڈر انچیف تک مقرر کئے۔ چنانچہ جنرل مان سنگھ۔ جسونت سنگھ اور جے سنگھ مشہور مثالیں ہیں۔ مسلمانوں کا غیر مسلموں سے یہ رواداری کا سلوک اتنا نمایاں تھا کہ غیر مسلموں نے بھی اس کا اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ مشہور عیسائی مورخ جرجی زیدان لکھتا ہے۔

"مسلمانوں کے نہایت تیزی کے ساتھ علمی ترقی کرنے کا ایک زبردست سبب یہ بھی تھا کہ خلفائے اسلام ہر قوم اور ہر مذہب کے علماء کے بہت بڑے قدردان تھے۔ اور ہمیشہ ان کو انعام و اکرام سے مالا مال کرتے رہتے تھے۔ ان کے مذہب ان کی قومیت اور ان کے نسب کا کچھ خیال نہیں کرتے تھے۔ ان میں نصرانی یہودی۔ صابی۔ سامری اور مجوسی غرض ہر مذہب و ملت کے لوگ تھے۔ خلفاء ان کے ساتھ نہایت عزت اور عظمت کا برتاؤ کرتے تھے اور غیر مسلموں کو وہی آزادی اور درجہ حاصل تھا۔ جو مسلمان امراء یا حکام کو حاصل ہوتا تھا۔"

(تاریخ التمدن الاسلامی جلد ۳ صفحہ ۱۹۲)

ان حوالہ جات سے یہ امر واضح ہے کہ اسلام غیر مسلموں کے ساتھ کسی قسم کی ناواجب سختی کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ وہ ان کے تمام حقوق کا خیال رکھتا۔ اور ان پر ہر قسم کے ظلم کو ناجائز قرار دیتا ہے۔ تاریخ میں لکھا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک دفعہ ایک مسلمان نے ایک ذمی کافر کو قتل کر دیا۔ اس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس مسلمان کو قصاص کے طور پر قتل کر دیا جائے۔ اور فرمایا ذمیوں کے حقوق کی حفاظت میرا سب سے اہم فرض ہے۔

(نصب الرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ جلد ۴ صفحہ ۳۳۶)۔

اسی بناء پر امام یوسف نے کتاب الخراج میں اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ عہد نبوی اور زمانہ خلافت راشدہ میں ایک مسلمان اور ذمی کا درجہ تعزیرات اور دیوانی قانون کے لحاظ سے بالکل یکساں تھا۔ اور دونوں میں کوئی امتیاز نہیں کیا جاتا تھا۔ (کتاب الخراج صفحہ ۱۰۸)

ایک دفعہ خیبر کے یہودیوں کی شرارتوں سے تنگ آ کر بعض مسلموں نے ان کے کچھ جانور لوٹ لئے اور ان کے باغوں کے پھل توڑ لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا۔ تو آپ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا اللہ تعالےٰ نے تمہیں یہ اجازت نہیں دی کہ تم رضامندی حاصل کئے بغیر اہل کتاب کے گھروں میں گھس جاؤ۔ اسی طرح تمہارے لئے یہ بھی جائز نہیں کہ تم ان کی عورتوں کو مارو۔ یا ان کے باغوں کے پھل توڑو

(ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۴۲۴)

ایک دفعہ بعض صحابہؓ نے سفر کی حالت میں جبکہ انہیں بھوک کی تکلیف تھی چند بکریاں پکڑ لیں اور ذبح کر کے ان کا گوشت پکانا شروع کر دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ نے ہنڈیاں الٹ دیں۔ اور فرمایا لوٹ کی ہر چیز مردار سے بدتر ہے۔ (ابن ہشام جلد ۳ صفحہ ۱۸۸)

ایک دفعہ مشرکین کے چند بچے لشکر کی لپیٹ میں آ کر ہلاک ہو گئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کا بڑا صدمہ ہوا۔ اور آپؐ نے فرمایا مشرکین کے بچے بھی تمہاری طرح کے انسان ہیں

اس لئے خبردار بچوں کو قتل مت کرو۔ خبردار بچوں کو قتل مت کرو۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صـ۲۴)

ممکن ہے اس موقعہ پر کسی شخص کے دل میں سوال پیدا ہو کہ اگر اسلام غیر مذاہب کے متعلق ایسی ہی رواداراانہ تعلیم کا حامل ہے تو پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی مدنی زندگی میں کفار کے مقابلہ میں تلوار کیوں اٹھائی؟ سو اس کے متعلق یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ بے شک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کفار کے مقابلہ میں تلوار اٹھانی پڑی مگر آپ کا یہ تلوار اٹھانا محض دفاعی طور پر تھا۔ جب عرب کے کفار نے تلوار کے زور سے اسلام کو مٹانا چاہا اور برابر تیرہ سال تک وہ ہر قسم کے مظالم سے کام لے کر مسلمانوں کو ان کے دین اور مذہب سے منحرف کرنے کی کوشش کرتے رہے تو بالآخر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اجازت دی کہ اب ان کفار کے مظالم کا جنہوں نے تلوار سے اسلام کو مٹانا چاہا ہے تلوار سے ہی جواب دیا جائے تاکہ دین اور مذہب کی اشاعت کے راستہ میں انہوں نے جو روکیں پیدا کر رکھی ہیں وہ دور ہوں۔ پس یہ جنگیں محض دفاعی اور دشمن کے ظالمانہ حملوں کے جواب میں تھیں۔ چنانچہ اسلام نے صاف طور پر کہہ دیا کہ تم صرف ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور اس وقت تک لڑو جب تک وہ تم سے لڑتے ہیں۔

(بقرہ ع ۲۵)

اور دفاع کے طور پر تلوار چلانا ہرگز ناپسندیدہ نہیں ہو سکتا۔ اگر اسلام تلوار سے پھیلا تھا تو تلوار چلانے والے اس کے پاس کہاں سے آ گئے تھے اور جس مذہب نے ایسے تلوار چلانے والے پیدا کر لئے تھے کہ جنہوں نے اپنا سب کچھ قربان کر کے سارے ملک کی مخالفت کے باوجود اس کو دنیا میں قائم کر دیا اس مذہب کے لئے کیا یہ مشکل تھا کہ وہ دلائل کے زور سے دوسرے لوگوں سے بھی اپنی صداقت منوا لیتا۔۔۔۔

اسلام وہ تعلیم پیش کرتا ہے جو فطرت کے عین مطابق ہے اور جو امن اور صلح کے قیام کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ کہ تو کسی پر حملہ نہ کر لیکن اگر کوئی شخص تجھ پر حملہ کرے اور اس کا مقابلہ نہ کرنا فتنہ کے بڑھانے کا موجب نظر آئے اور راستی اور امن اُس سے مٹتا ہو تب تو اس حملے کا جواب دے۔ اب بتاؤ کہ کیا یہ ظالمانہ تعلیم ہے یا یہی وہ تعلیم ہے جس پر عمل کر کے دنیا میں امن اور صلح قائم ہو سکتی ہے اسی تعلیم پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا۔ آپ مکہ میں برابر تکلیفیں اٹھاتے رہے لیکن آپ نے لڑائی کی طرح نہ ڈالی۔

جب مدینہ میں آپ ہجرت کر کے تشریف لے گئے اور دشمن نے وہاں بھی آپ کا پیچھا کیا تب خدا تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ چونکہ دشمن جارحانہ کارروائی کر رہا ہے اور اسلام کو مٹانا چاہتا ہے۔ اس لئے راستی اور صداقت کے قیام کے لئے آپ اس کا مقابلہ کریں مگر ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے وضاحتً ہدایت دے دی کہ

وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین

(بقرہ ع ۲۴) یعنی ان لوگوں سے جو تم سے جنگ کرتے ہیں محض اللہ تعالیٰ کی خاطر جس میں تمہارے اپنے نفس کا غصہ اور نفس کی ملونی شامل نہ ہو جنگ کرو۔ اور یاد رکھو کہ جنگ میں بھی کوئی ظالمانہ فعل نہ کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ پھر فرمایا:۔

قل للذین کفروا ان
ینتھوا یغفر لھم ما قد
سلف وان یعودوا
فقد مضت سنت الاولین
وقاتلوھم حتی لا تکون
فتنۃ و یکون الدین
کلہ للہ فان انتھوا
فان اللہ بما یعملون بصیر
(انفال ع ۵)

یعنی اے محمد رسول اللہ اگر یہ لوگ اب بھی لڑائی سے باز آ جائیں تو جو کچھ وہ پہلے کر چکے ہیں انہیں معاف کر دیا جائے گا لیکن اگر وہ لڑائی سے باز نہ آئیں اور بار بار حملے کریں تو پہلے انبیاء کے دشمنوں کے انجام ان کے سامنے ہیں۔ ان کا انجام بھی وہی ہوگا۔ اور اے مسلمانو تم اس وقت تک جنگ جاری رکھو جب تک کہ دنیا سے مذہب کی خاطر دکھ دینا مٹ نہ جائے اور دین کو کلی طور پر خدا تعالیٰ کے سپرد نہ کر دیا جائے پھر اگر یہ لوگ ان باتوں سے باز آ جائیں تو محض اس وجہ سے ان سے جنگ نہ کرو کہ وہ ایک غلط دین کے پیرو ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے عمل کو جانتا ہے وہ خود جیسا چاہے گا ان سے معاملہ کرے گا۔ تمہیں اُن کے غلط دین کی وجہ سے ان کے کاموں میں دخل دینے کی اجازت نہیں ہو سکتی۔ پھر فرمایا:۔

یا ایھا الذین آمنوا
اذا ضربتم فی سبیل اللہ
فتبینوا ولا تقولوا لمن
القی الیکم السلم لست
مؤمنا تبتغون عرض الحیوۃ
الدنیا فعند اللہ مغانم
کثیرۃ کذلک کنتم
من قبل فمن اللہ علیکم
فتبینوا ان اللہ کان بما
تعملون خبیرا۔
(نساء ع ۱۳)

یعنی اے مومنو! جب تم خدا کی خاطر لڑائی کرنے کے لئے باہر نکلو تو اس بات کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو کہ تمہارے دشمن پر حجت تمام ہو چکی ہے اور وہ بہر حال لڑائی پر آمادہ ہے۔ اور اگر کوئی شخص تمہیں کہے کہ میں تو صلح کرتا ہوں تو یہ مت کہو کہ تو دھوکا دیتا ہے اور ہمیں امید نہیں کہ ہم تجھ سے امن میں رہیں گے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو پھر تم خدا کی راہ میں لڑنے والے نہیں سمجھے جاؤ گے بلکہ تم دنیا طلب قرار پاؤ گے۔ پس ایسا مت کرو۔ کیونکہ جس طرح خدا کے پاس دین ہے اسی طرح خدا کے پاس دنیا کا بھی بہت سا سامان ہے۔ تمہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ کسی شخص کا مار دینا اصل مقصود نہیں۔ تمہیں کیا معلوم ہے کہ کل کو وہ ہدایت پا جائے۔ تم بھی تو پہلے دینِ اسلام سے باہر تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے احسان کر کے تمہیں اس دین کے اختیار کرنے کی توفیق دی۔ پس مارنے میں جلدی مت کرو بلکہ حقیقتِ حال کی تحقیق کیا کرو۔ اور یاد رکھو جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے خوب واقف ہے۔

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ جب لڑائی شروع ہو جائے تب بھی اس بات کی اچھی طرح تحقیق کرنی چاہیئے کہ دشمن کا ارادہ جارحانہ لڑائی کا ہے یا نہیں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ دشمن جارحانہ لڑائی کا ارادہ نہ کرتا ہو بلکہ وہ خود کسی خوف کے ماتحت فوجی تیاری کر رہا ہو۔ پس پہلے اچھی طرح تحقیقات کر لیا کرو کہ دشمن کا ارادہ جارحانہ جنگ کا تھا تب اس کے سامنے مقابلہ کے لئے آؤ۔ اور اگر وہ یہ کہے کہ میرا ارادہ تو جنگ کرنے کا نہیں تھا میں تو صرف خوف کی وجہ سے تیاری کر رہا تھا تو تمہیں یہ نہیں کہنا چاہیئے کہ نہیں تمہاری جنگی تیاری بتاتی ہے کہ تم ہم پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ ہم کس طرح سمجھیں کہ ہم تم سے مامون اور محفوظ ہیں بلکہ اس کی بات کو قبول کر لو اور یہ سمجھو کہ اگر پہلے اس کا ایسا ارادہ بھی تھا تو ممکن ہے بعد میں اس میں تبدیلی پیدا ہو گئی ہو کیونکہ تم خود اس بات کے زندہ گواہ ہو کہ دلوں میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ تم بھی پہلے اسلام کے دشمن تھے مگر اب تم اسلام کے سپاہی ہو۔

اس قسم کے واضح احکام کی موجودگی میں اسلام پر یہ الزام لگانا کہ وہ غیر مسلموں سے رواداراانہ سلوک کا حامی نہیں اور یہ کہ وہ تلوار کے زور سے دوسروں کو اپنے مذہب میں داخل کرنا جائز سمجھتا ہے دشمنانِ اسلام کی انتہائی جسارت اور ان کی ناانصافی کا بدترین مظاہرہ ہے ٭

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صـ ۱۱۴ تا ۱۲۸)

السلام اے پادشاہِ دوجہاں

السلام اے پادشاہِ دوجہاں — السلام اے ہادیٔ کون و مکاں
السلام اے فخرِ عالم السلام

اے کہ پایندہ شانِ سروری — ختم شد بر ذاتِ تو پیغمبری
ہمسرِ کس نے یافت ایں عالی مقام

اے علمبردارِ صدق و راستی — از عدو ہم نام "صادق" یافتی
شاہدِ صدق تو است ایں نیک نام

راہنما ہستی پئے گم گشتہ راہ — پیکرت سرچشمۂ نور و ھدیٰ
اے کہ ہستی باعثِ ردِّ ظلام

تو سراپا منبعِ جود و سخا! — صاحبِ تقویٰ۔ پُر از شرم و حیا
پاک طینت۔ رحمدل شیریں کلام

ہمچو کردی جان و دل بر حق نثار — عاشقِ تو شد خدا دیوانہ وار
اے کہ داری شاہد و مشہود نام

جلوۂ جانانہ از تو دیدہ ام — رازِ الفت ہم ز تو فہمیدہ ام
ربط می دارم بہ جانِ تو مدام

در رہِ تو جانِ من قرباں شود — بر تو نازل رحمتِ رحماں شود
اے حبیبِ پاک بر تو صد سلام

(منصورہ نقوی بنت سید شاہ زمان علی صاحب۔ لاہور)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کوالالمپور ۱۶ اکتوبر۔ ملائیشیا کے وزیراعظم تنکو عبدالرحمن نے پیشکش کی ہے کہ وہ انڈونیشیا سے اختلافات دور کرنے کے لئے بات چیت شروع کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس سلسلہ میں صرف یہ شرط عاید کی گئی ہے کہ انڈونیشیا ملائیشیا کے علاقے سے اپنی فوجیں واپس بلالے اور انڈونیشیا کے لیڈر ملائیشیا کے خلاف پروپیگنڈے کی مہم بند کر کے اس کی آزادی اور علاقائی سلامتی کے احترام کا اعلان کر دیں۔ وزیراعظم تنکو عبدالرحمن کل کوالالمپور میں پارلیمنٹ کے باہر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔

ملائیشیا کے وزیراعظم نے بتایا کہ صدر سوکارنو نے محسوس کر لیا ہے کہ انھوں نے ملائیشیا کے خلاف جو معاندانہ پالیسی اختیار کی ہے اس سے انڈونیشیا کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔ بلکہ انڈونیشیا اقتصادی بحران میں مبتلا ہو گیا ہے جس سے سوکارنو خاصے پریشان ہیں۔

کوالالمپور۔ ۱۶ اکتوبر۔ ملائیشیا کے وزیراعظم تنکو عبدالرحمن نے بتایا کہ قوم پرست چین کے وزیر خارجہ ڈاکٹر شین خیر سگالی کے دورہ پر کوالالمپور آئے تھے اور ان کے دورہ ملائیشیا کی کوئی سیاسی اہمیت نہیں ہے۔

وزیراعظم پارلیمنٹ میں حزب اختلاف کے ایک رکن کے سوال کا جواب دے رہے تھے اس نے دریافت کیا تھا کہ آیا وزیراعظم کو علم ہے کہ ملائیشیا کی حکومت نے قوم پرست چین کو تسلیم نہیں کیا اور اس کے وزیر خارجہ ڈاکٹر شین کوالالمپور آئے تھے تنکو عبدالرحمن نے جواب دیا کہ انھیں ہر بات کا پورا علم ہے انھوں نے ڈاکٹر شین کو دعوت بھی دی تھی ڈاکٹر شین مہمان کی حیثیت سے یہاں آئے تھے۔ اور ان کے دورہ کی کوئی سیاسی اہمیت نہیں ہے۔

عمان - ۱۶ اکتوبر۔ اردن کے ترقیاتی بورڈ کے نائب چیئرمین مسٹر نصوح الطاہر نے کہا ہے کہ دریائے اردن کے معاون دریاؤں کے رخ موڑنے کے منصوبے کا اصل مقصد علاقہ کی زمین کو سیراب کرنا ہے اور اگر عرب ملک اس منصوبے پر عملدرآمد شروع نہ کرتے تو اسرائیل عرب ملکوں کے حصہ کا پانی اپنے علاقے کی زمین کو سیراب کرنے کے لئے استعمال کرتا اور اس طرح وہ عالم عرب کی معیشت کو نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو جاتا مسٹر نصوح الطاہر معاون دریاؤں کے رخ موڑنے کے منصوبے پر عملدرآمد شروع ہونے کے موقع پر تقریر کر رہے تھے

مسٹر نصوح الطاہر نے بتایا ہے کہ اسرائیل نے ہمارے حصہ کا پانی استعمال کرنے اور اپنا علاقہ سیراب کرنے کے لئے ایک خطرناک سازش کی تھی اور اگر ہم بروقت اقدام نہ کرتے تو اس علاقہ میں آباد ۲۳ ہزار افراد تباہ ہو جاتے ان کے کھیت سوکھ جاتے ان کی زندگی کا سہارا ختم ہو جاتا اور ان کی غذائی پیداوار میں زبردست کمی پیدا ہو جاتی۔

انقرہ ۱۶ اکتوبر۔ ترکی وزیر خارجہ مسٹر فریدون جمال ارکن نے بتایا ہے کہ انھیں سوویت حکومت کی جانب سے روس کے دورے کی جو دعوت ملی تھی اسے انھوں نے قبول کر لیا ہے۔ ابھی دورے کی تاریخ متعین نہیں کی گئی۔

لندن ۱۶ اکتوبر۔ قبرص میں اقوام متحدہ کے مصالحت کنندہ مسٹر گلو پلازا برطانوی حکام سے بات چیت کرنے برطانیہ پہنچ گئے۔ برطانوی وزیراعظم سر الیک ڈگلس ہیوم کے قریبی ذرائع کے مطابق مسٹر گلو پلازا لندن میں برطانیہ کے عام انتخابات کے نتائج کے اعلان تک قیام کریں گے۔

مسٹر گلو پلازا لندن سے اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری او تھان سے مشورہ کرنے نیویارک جائیں گے یہاں یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ مسٹر پلازا۔ یونان ترکی اور قبرص کے لیڈروں سے بات چیت مکمل کر چکے ہیں۔

بغداد ۱۶ اکتوبر۔ عراق کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ کردستان کے علاقہ پر فوج کشی کے دوران جن لوگوں کو نقصان پہنچے ہیں حکومت انھیں معاوضہ ادا کرے گی۔

دمشق ۱۶ اکتوبر۔ شام کی حکومت کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اسرائیل نے پھر شام کے خلاف اشتعال انگیز کارروائیاں تیز کر دی ہیں شام کی حکومت نے اقوام متحدہ سے شکایت کی ہے شامی عوام کو مشتعل کرنے کے لئے اسرائیل نے غیر فوجی علاقہ میں ٹریکٹر داخل کر دے اور جب شام کے سرحدی محافظوں نے انھیں غیر فوجی علاقے سے نکل جانے کو کہا تو اسرائیل کے فوجیوں نے گولی چلا دی۔ چنانچہ شام کے فوجیوں کو بھی فائرنگ کرنا پڑی۔

دمشق ۱۶ اکتوبر۔ شام کی وزارت خارجہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برازیل میں شام کے سفارتخانے نے سابق صدر ادیب شیشکلی کے بارے میں پوری تفصیلات سے حکومت کو آگاہ کر دیا ہے۔ سفارت خانے کی اطلاع کے مطابق ادیب شیشکلی کو شام کے دروزی قبیلہ کے ایک ۳۶ سالہ نوجوان نوف ابو غزالی نے ریو الدور سے گولی مار کر ہلاک کیا ہے برازیل نے اس سانحہ کے آٹھ روز بعد قاتل کو گرفتار کر لیا ہے

ملزم نے اقبال جرم کر لیا ہے۔ اس نے پولیس کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ میں نے جو کچھ کیا ہے میں اس پر متاسف اور شرمندہ نہیں ہوں میں نے شیشکلی کو ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ہلاک کیا ہے کیونکہ مجھے خطرہ تھا کہ وہ شام کی حکومت پر دوبارہ قبضہ کرنے کی سازشیں کر رہا ہے مجھے ڈر تھا اگر وہ دوبارہ برسر اقتدار آ گیا تو وہ دروزی قبیلہ کو ظلم و ستم کا نشانہ بنائے گا۔ اس لئے میں نے اسے ہمیشہ کی نیند سلا دیا ہے۔

عمان ۱۶ اکتوبر۔ اقوام متحدہ کے خوراک اور زراعت کے ادارے نے اردن کو ۷ لاکھ ۵۶ ہزار ڈالر امداد دینا منظور کر لیا ہے۔

قاہرہ ۱۶ اکتوبر۔ لبنان کے صدر چارلس حلو اور متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر کی بات چیت نہایت کامیاب رہی دونوں سربراہوں کی بات چیت میں باہمی دلچسپی کے امور اور متنازعہ مسائل کو زیر غور لایا گیا متحدہ عرب جمہوریہ کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ دونوں ملکوں کے لیڈروں میں متحدہ عرب جمہوریہ میں لبنان کی اس دولت کو واگزار کرنے کے بارے میں جسے متحدہ عرب جمہوریہ کی حکومت نے قومی ملکیت میں لے لیا ہے اصولی سمجھوتہ ہو گیا ہے علاوہ ازیں دونوں ملکوں میں تجارت بڑھانے اور اس میں توازن رکھنے، متحدہ عرب جمہوریہ کو لبنان سے سیبوں کی درآمد سے پابندی ختم کرنے اور دونوں ملکوں میں سیاحت کو فروغ دینے کے سلسلہ میں بھی مفاہمت ہو گئی ہے۔

اعلان نکاح

مورخہ ۱۴؍۱۰؍۶۴ بروز بدھ جناب شیخ عبدالقادر صاحب مربی جماعت احمدیہ لاہور نے بعد نماز فجر F-۱۴۰ ماڈل ٹاؤن لاہور میں میرے لڑکے آغا طاہر احمد خان کا نکاح محترمہ طاہرہ تسنیم ملک بنت جناب ڈاکٹر رحمت اللہ خان ملک آف قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ کے ہمراہ مبلغ دو ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے موجب برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

(آغا محمد عبدالرحیم۔ ماڈل ٹاؤن لاہور F-۱۴۰)

ڈسکہ کے احباب
الفضل کا تازہ پرچہ
مکرم شیخ عبدالعزیز صاحب
چوک ٹیکسی گھر ڈسکہ
سے حاصل کریں
(منیجر)

تریاق اٹھرا (اٹھرا کی کامیاب دوا) خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس پندرہ روپے ۱۵

دعاؤں کی عادت ڈالو اور جوانی میں ہی ولی اللہ بن جاؤ

محبت الٰہی کے جذبہ کو اس حد تک ترقی دو کہ خدا تمہاری دعاؤں کو ردّ نہ کرے

احمدی نوجوانوں کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک اہم نصیحت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس امر کو بار بار واضح فرمایا ہے کہ ہماری کامیابی کا راز دعاؤں میں مضمر ہے ہمیں چاہیئے کہ ہم دن اور رات دعاؤں میں لگے رہیں اور خدا سے نصرت طلب کرتے رہیں ذیل میں حضور کے ایک خطبہ کا اقتباس ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے جس میں حضور نے علی الخصوص نوجوانوں کو اپنے اندر دعاؤں کی عادت ڈالنے اور نوجوانی میں ہی ولی اللہ بننے کی پر زور تلقین فرمائی ہے۔ حضور فرماتے ہیں :—

"مجھے افسوس ہے کہ نوجوانوں میں جب جلسے ہوتے ہیں تب تو وہ نعرے لگا دیتے ہیں لیکن تہجد پڑھنے اور دعائیں کرنے کا رواج کم ہے۔ حالانکہ تم سوچو تو سہی ہمارے ملک کی مثل ہے کہ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا۔ جو کام تمہارے ذمہ ہیں ان کو پورا کرنے کے لئے تمہارے پاس طاقت ہی کہاں ہے اور دعا کے سوا تم کر ہی کیا سکتے ہو۔ دعا ہی ایک ایسی چیز ہے جو تمام ناممکن باتوں کو ممکن بنا دیتی ہے۔ پس نوجوانوں کو خصوصاً دعاؤں کی عادت ڈالنی چاہیئے بڑوں کو بھی یہ عادت ڈالنی چاہیئے مگر نوجوانوں کو خصوصاً یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ۔ بلکہ تم تو پدی سے بھی کم ہو تمہاری جان تو تبھی بچ سکتی ہے کہ خدا باز کے دل میں رحم ڈال دے ایک پدی اگر طاقت کے ساتھ باز سے لڑنا چاہے تو ۱۰۰ فیصدی امکان ہے نہیں ہزار میں سے ایک دفعہ ہی اس کا امکان ہے لیکن اگر وہ پدی خدا کے آگے اپیل کرے تو سو میں سے ۱۰۰ فیصدی امکان ہو سکتا ہے کہ باز کے پر ٹوٹ جائیں یا باز کی نیت بدل جائے یا باز کو کوئی اور زیادہ اچھا جانور نظر آجائے اور وہ اس پدی کو چھوڑ کر ادھر بھاگ جائے تو یہ ساری چیزیں ہو سکتی ہیں۔ پس دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں تمہاری نسبت محبت اور رحم پیدا کرے اور تمہاری باتوں میں تاثیر دے اور تمہارے کاموں میں برکت دے اور سب سے زیادہ یہ کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں اپنی محبت پیدا کرے اتنی محبت پیدا کرے کہ اس کے بعد وہ تمہاری باتوں کو ردّ نہ کر سکے۔ بلکہ تمہاری دعائیں قبول کرنے لگ جائے۔ یہی گر ہے تمہاری کامیابی کا۔ اس کے سوا اور کوئی گر نہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوگا تو وہی جو اس نے کہا ہے مگر اس کے لئے ہمیں بھی کچھ تدبیر کی ضرورت ہے اور ہماری تدبیر دعا ہے دنیوی تدبیر نہ ہمارے پاس ہے نہ ہم کر سکتے ہیں۔ مگر دعا بھی ایک تدبیر ہے۔ بندے کی طرف سے تدبیر دعا ہے اور دعا کی قبولیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے تقدیر ہے۔ جب یہ تدبیر اور تقدیر جمع ہو جاتی ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ فضل کر دیتا ہے دیکھ لو اس وقت مسلمانوں کے ساتھ جو خدا کا سلوک ہو رہا ہے وہ صاف بتا رہا ہے کہ تقدیر الٰہی جب آتی ہے تو ساری مشکلات دور ہو جاتی ہیں۔ پس دعاؤں میں لگ جاؤ اور دعاؤں کی عادت ڈالو اور جوانی ہی میں ولی اللہ بن جاؤ۔ بڑھاپے میں جا کر پھر تو بڑا مشکل ہوتا ہے لیکن اگر ابھی دعائیں کرنے لگ جاؤ کہ ابھی سے تمہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے خوابیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے کشفوں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے الہاموں کی چاشنی مل جائے اور مزہ پڑ جائے تو تمہاری ساری زندگی سنور جائے گی اور ساری عمر میں اللہ تعالیٰ کے احسانات ایسی شکل میں دیکھو گے کہ جدھر تم ہوگے ادھر ہی خدا ہوگا۔ جدھر تم دیکھو گے خدا بھی ادھر ہی دیکھے گا جس طرف تم چلو گے خدا بھی اس طرف ہی چلے گا۔ جو ارادہ تم کرو گے وہی ارادہ خدا بھی کرے گا۔ اور جب بندے اور خدا کے ارادے مل جاتے ہیں تو پھر بڑی برکتیں پیدا ہو جاتی ہیں"

(الفضل ۲۷ نومبر ۱۹۵۵ء صفحہ ۳ و ۴)

روس کی نئی حکومت نے مسٹر خروشیف کے تمام مشیر برطرف کر دیئے

ریڈیو ماسکو اور تاس نیوز ایجنسی کے سربراہوں کی علیحدگی

ماسکو ۱۷ اکتوبر۔ روس کی وزارت عظمیٰ سے مسٹر خروشیف کی علیحدگی کے بعد "ازویسیتا" اور "پراودا" کے چیف ایڈیٹروں نیز روس کے ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے سربراہوں کو بھی ان کے عہدوں سے ہٹا دیا گیا ہے۔ "ازویسیتا" کے چیف ایڈیٹر خروشیف کے داماد تھے۔

جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے کہ مسٹر خروشیف نے روسی کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری اور وزیر اعظم کی حیثیت سے اپنا استعفا پیش کر دیا تھا ان کے مستعفی ہونے کے بعد روس کے تمام سرکاری دفاتر سے ان کی تصاویر ہٹا دی گئی ہیں اور سرکاری رہنماؤں کی فہرست سے ان کا نام خارج کر دیا گیا ہے ان کی جگہ نائب وزیر اعظم مسٹر کوسیجین نے ملک کے وزیر اعظم کا عہدہ سنبھالا ہے اور سابق صدر مسٹر بریژنیف کو پارٹی کا سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے

باوثوق ذرائع کی اطلاع کے مطابق مسٹر خروشیف نے اپنے دور اقتدار میں مصالح کاروں کا جو ایک حلقہ قائم کیا تھا اس کے تمام ارکان کو بھی برطرف کر دیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ روس کی سرکاری خبر رساں ایجنسی تاس کے ڈائریکٹر جنرل گریوروف

اور مسٹر خروشیف کے تین خاص مشیروں گریڈ دری شنکی۔ ادینگ ٹرویانوفسکی اور وومیرز دلیف کو بھی برطرف کر دیا گیا ہے یہ تینوں مشیر مسٹر خروشیف کی تقریریں تیار کیا کرتے تھے

وزیر اعظم کے عہدہ سے خروشیف کی اس اچانک علیحدگی پر تمام دنیا کے سیاسی حلقوں میں شدید حیرت کا اظہار کیا جا رہا ہے جبکہ اقوام متحدہ کے حلقوں میں یہ خبر انتہائی حیرت کے ساتھ سنی گئی اور اسے ایک سیاسی دھماکہ سے تعبیر کیا گیا۔ روسی امور کے ماہرین ابھی اس سلسلہ میں کوئی تبصرہ کرنے یا رائے قائم کرنے سے قاصر ہیں کہ اس تبدیلی کا مقصد کیا ہے اس کے پیچھے کیا عوامل کارفرما ہیں اور اس تبدیلی سے روس کی پالیسی میں کیا فرق واقع ہوگا مغربی ممالک میں خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ اس سے چین اور روس کے تعلقات کی نوعیت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔

چین کا پہلا کامیاب ایٹمی دھماکہ

کمیونسٹ چین دنیا کی پانچویں ایٹمی طاقت بن گیا

پیکنگ ۱۷ اکتوبر۔ عوامی جمہوریہ چین کی سرکاری خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ عوامی جمہوریہ چین نے کل پہلا کامیاب ایٹمی دھماکہ کیا ہے۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ چین کے مغربی علاقہ میں ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۴ء کو سہ پہر تین بجے (پیکنگ ٹائم) چین نے اپنا پہلا کامیاب ایٹمی تجربہ کیا۔ چین کے ایٹمی دھماکہ سے چین اب دنیا کی پانچویں ایٹمی طاقت بن گیا ہے۔ دیگر ایٹمی طاقتیں امریکہ۔ روس۔ برطانیہ اور فرانس ہیں۔

کل پاکستان اردو کانفرنس

ربوہ ۱۷ اکتوبر۔ تعلیم الاسلام کالج کی پہلی کل پاکستان اردو کانفرنس ۱۸ اکتوبر بمقام اتوار کالج ہال میں انعقاد پذیر ہو رہی ہے اس کانفرنس میں پروفیسر سید وقار عظیم صاحب پروفیسر ڈاکٹر وحید قریشی صاحب پروفیسر شکور احسن صاحب پروفیسر محمد زکریا صاحب پروفیسر سید سجاد باقر رضوی صاحب۔ محترم ڈاکٹر سہیل بخاری صاحب۔ محترم ڈاکٹر وزیر آغا صاحب محترم ڈاکٹر عبداللہ صاحب محترم شیخ ممتاز حسین صاحب (صدر شعبہ اردو کراچی یونیورسٹی) مکرم پروفیسر حبیب اللہ خاں صاحب اور مکرم قاضی محمد اسلم صاحب صدر شعبہ فلسفہ پنجاب یونیورسٹی مختلف موضوعات پر مقالے پڑھیں گے کانفرنس کا افتتاح صبح ساڑھے ۹ بجے ہوگا۔

جن حضرات کے نام دعوت نامے جاری کئے گئے ہیں ان سے التماس ہے کہ وہ ساڑھے ۹ بجے سے قبل اپنی اپنی نشستوں پر تشریف فرما ہو جائیں۔

(ناصر احمد پرواز ی معتمد مجلس استقبالیہ اردو کانفرنس)